السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اوّل : جو شخص معنی نماز کے نہیں جانتا، اس کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ہوتی؟

دوم : سجدہ تلاوت بے وضو کرنا درست ہے یا نہیں؟

سوم : مسبوق کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا منع ہے؟

چہارم: پنج گانہ نمازوں سے کسی نماز کی اذان ہوئی، اذان سن کر ایک شخص پاخانہ چلا گیا، اس کے آنے سے پہلے جماعت ہو چکی ہے اگر وہ شخص دوبارہ جماعت کر لے تو جائز ہے یا نہیں؟

ان سوالات کے جوابات مع دلائل ازراہ مہربانی عنایت فرماویں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اوّل : اس کی نماز ہو جاتی ہے کیونکہ بہت سے عجمی لوگ پیغمبر ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے آپ ان کو صرف نماز سمجھا دیتے تھے اور معنے کا سمجھانا ثابت نہیں۔

دوم : سجدہ تلاوت جمہور کے نزدیک بے وضو درست نہیں ہے اور عبداللہ بن عمرؓ بے وضو سجدہ کیا کرتے تھے اور مشرکین نے بھی بے وضو سجدہ پیغمبر ﷺ کے پیچھے کیا ہے۔ چنانچہ بخاری میں ہے : عن[1] ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجد بالنجم وسجد معه المسلمون والمشرکون والجن والانس رواہ البخاری۔ پس اس حدیث سے جواز سجدہ تلاوت بے وضو نیز ثابت ہوتا ہے۔

سوم : مسبوق کے پیچھے نماز پڑھنی حدیث سے مسکوت عنہ ہے اور اصل مسکوت عنہ میں جواز و اباحت ہے، پس جواز ثابت ہوگا۔

چہارم : حوائج ضروریہ مثل بول و براز وغیرہما کا پورا کرنا ضروری ہے، اس اثناء میں اگر جماعت اولیٰ فوت ہو گئی تو پھر جماعت سے پڑھنا بے شبہ جائز ہے کیونکہ جماعت ثانیہ کا جواز حدیث سے ثابت ہے اور اکیلے پڑھنے سے جماعت میں زیادہ ثواب و فضیلت ہے۔ عن[2] ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوة الجماعة تعدل خمسا وعشرین من صلوة الفذ۔ فقط واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ حررہ العبد الضعیف الراجی رحمة ربہ القوی ابو حریز عبدالعزیز الملتانی غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] رسول اللہ ﷺ نے سورہ نجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ تمام مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا۔

[2] آنحضرت ﷺ نے فرمایا، جماعت کی نماز اکیلے آدمی کی نماز سے پچیس گنا زیادہ اجر رکھتی ہے۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد 01 ص 570

محدث فتویٰ